U34533

Title – Deewan Hasrat Mohani (Part-2)
Creator – Sayyed Fazalul Hasan Hasrat Mohani
Subject – Urdu Shayari – Kulliyaat-O-Dawaveen
Publisher – Al-Nazir Press (Lucknow)
Publ. Date – 1918
Pages – 12

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان حسرت موہانی

حصہ دہم

جسمیں حسرت موہانی کی وہ کل غزلیں درج ہیں جو
بمقام یرودا سنٹرل جیل تکمیل حصہ نہم کے
بعد آخر مارچ ۱۹۲۴ء تک
لکھی گئیں

مرتبہ

بیگم حسرت موہانی

جسکو اسحاق علی علوی نے اپنے
الناظر پریس واقع لکھنؤ میں چھپا یا
اور بیگم حسرت موہانی نے کانپور سے شائع کیا
۱۹۲۴ء

تعداد طبع اول ۱۲۵۰ جلد

قیمت فی جلد ۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"ہدیۂ شوق"

(بسلسلۂ حصۂ نہم)

از فقیر حسرت موہانی

(۱) بہ ارباب علم و فن یعنی

مولانا مولوی کفایت اللہ دہلوی	مولوی مظہر الدین شیر کوٹی	مولوی محمد عنایت اللہ لکھنوی فرنگی محلی
مولانا مولوی احمد سعید دہلوی	شیخ عبدالقادر بیرسٹر لاہوری	مولوی صبغت اللہ شہید لکھنوی فرنگی محلی
مولانا مولوی عبدالعلیم صدیقی ملیح آبادی	میر غلام بھیک نیرنگ انبالوی	مولوی محمد شفیع لکھنوی فرنگی محلی

(۲) بہ محبان سیاسی خصوصی یعنی

مسٹر سی آر داس متوطن کلکتہ	مولوی بشیر الدین اڈیٹر البشیر اٹاوہ	چودھری عبدالغنی اڈیٹر روزنامہ وحدت بمبئی
خواجہ عبدالمجید علیگڑھی	مولوی محبوب عالم اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور	سید ذاکر علی اکبرآبادی خادم خلافت بمبئی
تصدق احمد خاں شروانی علیگڑھی	ملا واحدی دہلوی اڈیٹر درویش دہلی	مولوی عزیز الرحمٰن دہلوی

(۳) بہ عزیزان وطن یعنی

مولوی سید نعیم الحسن موہانی	مولوی سید سعید الدین موہانی	مولوی سید کلیم الحسن موہانی	مولوی سید نظام الحسن موہانی	مولوی سید عبدالمنان موہانی
مولوی سید معین الحسن موہانی	مولوی سید حمید الحسن موہانی	مولوی سید سلیم الحسن موہانی	مولوی سید ارشاد الحسن موہانی	مولوی سید عبدالودود موہانی
مولوی سید حفیظ الحسن موہانی	مولوی سید عبدالحی موہانی	مولوی سید صفات الحسن موہانی	مولوی سید علیم الدین موہانی	مولوی سید عبدالشکور موہانی
مولوی سید عزیز الحسن موہانی	مولوی سید محمد احمد موہانی	مولوی سید عنایت احمد موہانی	مولوی سید صفات احمد موہانی	مولوی سید محمد صالح موہانی
مولوی سید جمیل الحسن موہانی	مولوی سید محمد شعیب موہانی	مولوی سید بشارت احمد موہانی	مولوی سید عرفان احمد موہانی	مولوی سید رفیع الحسن موہانی
مولوی سید احمد مہدی موہانی	مولوی سید حمید احمد موہانی	مولوی سید حسین الحسن موہانی	مولوی سید لمعان احمد موہانی	مولوی سید ظہور الحسن موہانی
مولوی سید عزیز الدین موہانی	مولوی سید عظیم الحسن موہانی	مولوی سید نجم الحسن موہانی	مولوی سید اختر حسن موہانی	مولوی سید علی حسین موہانی
مولوی سید ظفر مہدی موہانی	مولوی سید معین الدین موہانی	مولوی سید عنایت الحسن موہانی	مولوی سید یوسف حسن موہانی	مولوی سید عبدالحلیم موہانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۳۴۵۳۳

ردیف "الف"

دعا میں ذکر کیوں ہو مدعا کا
کہ یہ شیوہ نہیں اہلِ رضا کا

طلسمِ حیرتی بہت کچھ ہے مگر کیا
کرم تیرا ہے اک دریا عطا کا

کہاں تک ناز اُٹھائے آخر اے حسن
ہوس تیرے مزاجِ خودستا کا

نہیں معلوم کیا اے شاہِ خوباں
تجھے کچھ حال اپنے مبتلا کا

بجائے اسمِ اعظم آپ کا نام
وظیفہ ہے مرا صبح و مسا کا

غضب کا سامنا ہے عاشقوں کو
دیارِ حق میں افواجِ بلا کا

نثار اُن پر ہوئے اچھے رہے ہم
تقاضا تھا یہی خوئے وفا کا

گنہگار و چلو عفوِ الٰہی
بہت مشتاق ہے عرضِ خطا کا

تری محفل میں اہلِ دل کو جلوہ
نظر آجائیگا شانِ خدا کا

اُٹھایا ہے مزا دل نے بہت کچھ
محبت کے غمِ راحت فزا کا

۱۱ / جنوری [illegible]

جفا کو بھی وفا سمجھو کہ حسرتؔ
تمہیں حق اُس نے کیا چون و چرا کا

(شوکتؔ بیگم)

۱۵ / جنوری [illegible]

کچھ خوف خدا کا ہے نہ ڈر خلقِ خدا کا
کیا آئیگا خیال اُنکو شہیدانِ وفا کا

خوشبو ترے ملبوس کی لائی ہے کہاں سے
تجھ تک نہ ہوا تھا جو گزر بادِ صبا کا

طولِ شبِ ہجراں میں پریشانیٔ دل ہے
طرّہ ہے خیال اور بھی اُس زلفِ دوتا کا

خطرہ بھی ترے خو سے ہے امیدِ کرم کو
عالم ہے شبِ وصل عجب بیم و رجا کا

آکر ترے دربار میں سب ہوگئے یکساں
جھگڑا نہ رہا مرتبۂ شاہ و گدا کا

نکلا نہ کرو خود سے لئے تیغ کہ لپکا
بڑھ جائیگا عصیانِ محبت کو سزا کا

ہیں اُنکے رضا کار تری لوٹ طلب کے
کوئی بھی جو ہو اُن میں گنہگار دعا کا

۲۵-۲۸ / فروری [illegible]

آسان ہو مشکل بھی ترے شوق کی منزل ۔۔۔ اس راہ میں کچھ کام نہیں راہنما کا

سر ہے اُنھیں مطلوب تو دو شوق سے حسرت
اس امر میں کچھ دخل نہیں چون و چرا کا

"معارف" اعظم گڑھ ۔۔۔ ۱۱ جولائی ۲۳ء

جرم کو دید کا سبب نہ کیا ۔۔۔ ہمنے یوں بھی ہمیں طلب نہ کیا
پابوسی کی دھن میں وصل کے دن ۔۔۔ شوق نے انتظارِ شب نہ کیا
شکرِ غم نے کبھی ہمیں صد شکر ۔۔۔ گرد بادۂ عنب نہ کیا
ہمنے کیا جانے اسکو سجدۂ شوق ۔۔۔ کب کیا بیخودی میں کب نہ کیا
رحم آیا انھیں بھی آخر کار ۔۔۔ شکوے ہمنے بھی کچھ عجب نہ کیا
تو نے خم سے ہمیں کبھی ساقی ۔۔۔ سینہ با سینہ لب بہ لب نہ کیا

شکوۂ رنج و الم ہوئے حسرت
ستمِ یار کا ادب نہ کیا

"ترچھی نظر" لکھنؤ ۔۔۔ ۱۱ جولائی ۲۳ء

قدموں پہ انکے رکھ کے سر رفع ملال کر دیا ۔۔۔ ہمتِ عذر خواہ نے آج کمال کر دیا
وہ ہم انکی بزم سے جیتے رہے تو کیا رہے ۔۔۔ آہ وہ زندگی جسے غم نے وبال کر دیا
صحیح اہلِ شوق کا عذر بھی تمنے کچھ سنا ۔۔۔ یا یونہیں ازرہِ جفا حکمِ قتال کر دیا
چاہو اگر تو دیکھ لو حق کو انھیں میں دوستو ۔۔۔ جس نے کہ عشق و حسن کو اپنی مثال کر دیا
دل سے کبھی جو بسر ہوئی آہ وہ بے اثر ہوئی ۔۔۔ شوق نے جب خبر ہوئی قال کو حال کر دیا
گنجفہ کھیلتے ہوئے آپ سے ہار ہم گئے ۔۔۔ اور انھیں کیا خیال ہے ہمنے خلال کر دیا

آنے لگے نہ پاکے خوار حسرت انھیں بھی ہے عار
جنبہ کہ ہم نے سب نثار مال و منال کر دیا

"حسن و عشق" ڈہری ضلع شاہ آباد ۔۔۔ ۲۲ مئی ۲۳ء

شکوہ اُس دلستاں سے کچھ نہ ہوا ۔۔۔ ہمتِ عاشقاں سے کچھ نہ ہوا
بارشِ لطف و رحمِ حق کے بغیر ۔۔۔ کوششِ مرزباں سے کچھ نہ ہوا

مار ڈالا شکستہ حالوں کو
یہ تو اُس جانِ جاں سے کچھ نہ ہوا

عاشقی میں پئے حصولِ مراد
دانشِ کارداں سے کچھ نہ ہوا

نہ کرم غیر پر نہ ہم پہ ستم
اُس تغافل نشاں سے کچھ نہ ہوا

لو وہ دامن چھڑا کے چل بھی دیئے
عاشقِ ناتواں سے کچھ نہ ہوا

عشق نے کی گدازِ دل کی سبیل
جب غمِ دوجہاں سے کچھ نہ ہوا

تم جو اپنے شریکِ حال رہے
گردشِ آسماں سے کچھ نہ ہوا

اُن کو جی بھر کے دیکھ بھی نہ سکا
حسرتِ بدگماں سے کچھ نہ ہوا

"سلطان الاخبار" بمبئی — ۲۵ جون سنہ ۲۴ء

ردیف "ب"

پنہاں شدنت دوگونہ شد خوب
اے روئے تو بے نقاب محجوب

پیشت چہ شود گرم شمارند
در زمرۂ بندگانِ معیوب

ما گام زنِ صراطِ مستقیم
دور از رہِ ضالین و مغضوب

با بے خبرانِ ہوشیاریم
سنجیدۂ سالکانِ مجذوب

منت کشِ دیگراں مخواہش
آنرا کہ بتو شدہ است منسوب

بوسیدہ کفِ تو گشت لرزاں
از من بہوائے شوقِ مکتوب

حسرت بہ غزل چو شمس تبریز
باشد سخنِ تو نغز و مرغوب

"معارف" اعظم گڈھ — ۲ فروری سنہ ۲۴ء

ردیف "ت"

کیا کیا ہوئی اُنکے غمِ رسوا سے ندامت
رکھنے جو لگے سر پہ مرے تاجِ کرامت

جلوہ ہے نظر سوز ترا سب کو خبر ہے
دیکھوں تری جانب کو مری آئے جو شامت

ہر شے کی ہے دنیائے تمنا میں گرانی
ہاں ایک جو ارزاں ہے تو کالائے ملامت

کوشش تو بہت کی مگر اُس شاہد سے
دل کو نہ ملی صورتِ تمکیں کی ندامت

ہے کفرِ محبت کا یہی حال تو شاید
بڑھ جائیگی سب سے مرے نامے کی ضخامت

بھولی بھی خبر کچھ ہے کہ اے فتنۂ دوراں
کیا کیا ترے اس قامت نے بپا کی ہے قیامت

حسرت کی ہی سوئے نہیں کوئے بتاں سے
لیجا نہ سکا کوئی بھی ایمان سلامت

"تیج" دہلی — ۱۱ر جولائی [illegible]

زلفِ تو گرِ اختیارِ ما نیست
سرمایۂ اعتبارِ ما نیست

نازم چو بہ تیغِ عشق حسن گوید
آں کیست کہ جاں نثارِ ما نیست

از درد و الم کجاست چیزے
کاندر دل و جانِ زارِ ما نیست

اے بادۂ نابِ عشق بوئے
خمخانۂ تو خوشگوارِ ما نیست

پیوستہ پیامِ سوزِ جاں را
از کیست اگر ز یارِ ما نیست

نوعے ز کمالِ عشق بیروں
از حیطۂ اقتدارِ ما نیست

[illegible] مارچ [illegible]

حسرت بہ کمالِ حسن رسید و نازد
کایں شانِ خداست کارِ ما نیست

"صدق" [illegible] — ۱۱ر جولائی [illegible]

ردیف رائے مہملہ

السلام اے بشیر و نذیر
داعی و شاہد و سراجِ منیر

آرزو ہے کہ نامِ پاکِ حضور
کاش وردِ زباں ہو وقتِ اخیر

بطفیلِ صغیر ذرۂ عشق
محو سارے ہوئے گناہ کبیر

غمزہ کیونکر کیا دلوں کا شکار
ہے بظاہر کمان پاس نہ تیر

اپنے حسن کو لگا دے آگ
کر گئی کام شوق کی تاثیر

کوچۂ یار میں ہیں سب یکساں
بادشاہ و گدا امیر و فقیر

نالۂ دل میں تھا غضب کا اثر
ہل گئی جس سے عرش کی زنجیر

[illegible] جنوری [illegible]

دلِ عاشق ہے سوزِ نہاں کا اسیر	جانِ عاشق ہو دردِ دل کی اسیر

روٹھ کر اب وہ بن گئے حسرتؔ
بن چکی تم سے وصل کی تدبیر

"صوفی" پنجاب — ۲۰ جون ۲۴ء

ردیف "ز"

ہم کہیں تا کجا حدیثِ نیاز	جب سنے بھی کہیں وہ دلبرِ ناز
عشق و طاعت گزار ہو کہ نہ ہو	حسن ہر حال میں ہے بندہ نواز
رہ گئے ذاتِ حق میں ہو کے فنا	اب نہ ہم ہیں نہ دل نہ سوز نہ ساز
دولتِ آرزو سے مالا مال	دلِ عاشق ہے اک دفینۂ راز
خونِ دل سے وضو کریں کہیں	بن چکے عاشقوں کی جا کے نماز
ہند و ایراں میں خاص مسلکِ عشق	ماورائے عراق و شام و حجاز

۲۲ فروری ۲۴ء

دیکھیے دل پہ کیا بنے حسرتؔ
عشوہ گر حسن عشق ہے جانباز

"حسن و عشق" دہلی — ۱۱ جولائی ۲۴ء

ردیف "ک"

بے شکرِ گل ہے دلِ بلبل کہاں تلک	اے ساقیٔ بہار تغافل کہاں تلک
ہم سے گناہگار بھی جنت میں جائیں گے	کام آئے گا نہ ان کا توسل کہاں تلک
تدبیر نغمہ سنج شرقی سے غافل	تقدیر تو بہ خوانیٔ نشتر کہاں تلک
اے دل کر اختصار کہیں داستانِ عشق	آنکھوں سے اب گئی یا وہ کیا اکل کہاں تلک

۲۵ جنوری ۲۴ء

آخر ہے یہ سرخ شمیم و عنبریں
حسرتؔ خیالِ برق و تجمل کہاں تلک

"مشرق" گورکھپور — ۱۱ جولائی ۲۴ء

ردیف "ن"

حسن کے ہم ملاک و بندے بھی ہیں	یعنی شاہد بھی ہیں شہید بھی ہیں

۲۲ جنوری ۲۴ء

خانہ زادِ جفائے مخلصِ دوست
طالبِ شفقتِ مزید بھی ہیں

باوجودِ علائقِ کثرت
عصرِ توحید کے وحید بھی ہیں

ہوش گم کردۂ سبیلِ رشاد
عقل کے پیرِ رشید بھی ہیں

کامیابِ مرادِ غم حسرت
شادیِ شوق کے مرید بھی ہیں

(الناظر لکھنؤ) — ۲۸ر جنوری سنہ ۲۳ء

حال کیا اُن سے بار بار کہیں
نہ سنیں گے وہ ہم ہزار کہیں

دل کے زخموں کا جب حساب نہ ہو
کیا کہیں گر نہ بے شمار کہیں

مرمٹے ہیں اسی لئے کہ ہمیں
شاید اپنا وہ جاں نثار کہیں

مایۂ عیش بھی ہے غم کی خلش
اب اسے گل کہیں کہ خار کہیں

شاہِ خوباں کہ دزدِ ہزار دل
کیا تجھے اے نقابدار کہیں

تاکجا یادِ یار سے شبِ غم
قصۂ دردِ انتظار کہیں

روئے جاناں کے عاشقوں کو اگر
لوگ دیوانۂ بہار کہیں

اُنکی آنکھیں اگر کہیں تو غضب
دل کا افسانۂ شکار کہیں

۱۳ر جنوری سنہ ۲۳ء

نامرادی مراد ہے حسرت
جب تمہیں خود وہ خاکسار کہیں

(علیگڈھ میگزین، علیگڈھ) — ۱۷ر جولائی سنہ ۲۳ء

مجھکو دنیا سے خوفِ کید نہیں
مَیں کہ پابندِ عمر و زید نہیں

متفق ہیں دیارِ عشق میں سب
کچھ یہاں نیک و بد کی قید نہیں

منکرِ عشق ہے تو واعظِ شہر
لاکھ عابد بنے عبید نہیں

سر بسر ہے مری کتاب سیاہ
کوئی گوشہ کہیں سفید نہیں[۱]

۱۱ر فروری سنہ ۲۳ء

دیدِ صیاد کے سوا حسرت
اور کچھ آرزوئے صید نہیں

(علیگڈھ میگزین، علیگڈھ) — ۲۳ر مئی سنہ ۲۳ء

سلہ اُردو زبان میں اس لفظ کا تلفظ یائے مفتوح کے ساتھ بھی صحیح سمجھا جاتا ہے۔ لہذا اگر کسی اور لفظ کے ساتھ ترکیب فارسی مرکب نہ ہو تو راقم کے نزدیک اسکا قافیہ کید وغیرہ کے ساتھ جائز ہے

ہم حال انھیں یوں دل کا سنانے میں لگے ہیں
کچھ کہتے نہیں پاؤں دبانے میں لگے ہیں

لاکھوں ہیں تری دید کے مشتاق مگر ہم
محروم تجھے دل سے بھلانے میں لگے ہیں

اور ایسے کہاں حیرت و حسرت کے مرقعے
اے دل جو ترے آئینہ خانے میں لگے ہیں

کہنا ہے انھیں یہ کہ نہ ہم ہونگے مخاطب
پر کہتے نہیں زلف بنانے میں لگے ہیں

کچھ ہوش سر و پا کا نہیں رندِ خرابات
اٹھی ہے گھٹا دھوم مچانے میں لگے ہیں

قاتل ترے دامن پہ مرے خون کے دھبے
کچھ اور بھی خنجر سے چھٹانے میں لگے ہیں

[illegible] ۱۹۲۲ء

ہر دم ہے یہ ڈر پھر نہ بگڑ جائیں وہ حسرت
پھروں جنھیں رو رو کے ہنسانے میں لگے ہیں

"عالمگیر" لاہور — ۱۱ جولائی ۱۹۲۲ء

ردیف "ی"

آنکھ تیری بھی تا سحر نہ لگے
عاشقوں کی کہیں نظر نہ لگے

وہ بھی کور نمک ہے کوئی جسکے لئے
انکے قدموں سے جھک کے سر نہ لگے

دیکھیں دل کیا کرے پتا اُن کا
بے نشاں ہو کے بھی اگر نہ لگے

یہ بھی ہے ماننے کی بات کوئی
مر مٹیں ہم تمھیں خبر نہ لگے

کور ہے چشمِ جاں کو ہاتھ اگر
آپکی خاکِ رہگذر نہ لگے

ہمت اتنی دلِ ہوس میں کہاں
کہ اُسے تیری ضد سے ڈر نہ لگے

۱۹ فروری [illegible]

شجرِ شوق ہے ترو تازہ شجر
جسمیں حسرت کبھی ثمر نہ لگے

"زمیندار" لاہور — ۱۱ جولائی ۱۹۲۲ء

ہر دم رضائے یار سے نزدیک ہم رہے
امیدوار وعدۂ لطفِ یک ہم رہے

ق

تحریکِ حریت کو جو پایا قرینِ حق
ہر عہد میں معاونِ تحریک ہم رہے

خلقِ خدا کو مال کے شرکت کا مستحق
در بابِ ملک منکرِ تملیک ہم رہے

دشوار تھا بغیر یقیں روح کا سکوں
اچھا ہوا کہ دشمنِ تشکیک ہم رہے

۲۸ [illegible]

از الناظر لکھنؤ

ہر حال ہر خیال میں ہر اعتبار سے
حسرت مطیعِ عشق رہے ٹھیک ہم رہے

۲۸ جنوری ۲۴ء

۱۲ فروری ۲۴ء

آشنا ہو کر نظر نا آشنا کرنے لگے
ہم سے کیا دیکھا کہ تم پاسِ حیا کرنے لگے

رشک آتا ہے مجھے کیا کیا جب انکے روبرو
دشمنِ بیباک عرضِ مدعا کرنے لگے

حلقۂ اغیار میں بھی پاکے انکو گرمِ لطف
ہم لبِ حسرت سے شورِ مرحبا کرنے لگے

اور تو کچھ بھی نہ ہم سے اسکے آگے بن پڑا
حسنِ خلقِ یار کی مدح و ثنا کرنے لگے

دلربائی کا بھی کچھ کچھ ڈھب انھیں آنے لگا
بات مطلب کی اشاروں میں ادا کرنے لگے

کون کہتا ہے کہ ہم ہیں مائلِ ترکِ وفا
آپ ناحق اپنے دل کو بدمزا کرنے لگے

از زمیندار لاہور

بھولکر حکمِ خدا یادِ بتاں رہنے لگی
کیا تمھیں کرنا تھا حسرت آہ کیا کرنے لگے

۱۱ جولائی ۲۴ء

۱۲-۱۳ فروری ۲۴ء

ترے در کی خاک ہو کر دو جہاں میں نام کرتے
ابھی اور بھی یہاں ہم کوئی دن مقام کرتے

یہ کمالِ سرفرازی میں شہیدِ ناز ہوتا
جو وہ خنجرِ جفا سے مجھے خود تمام کرتے

نہ کسی نے یہ سمجھایا نہ خود انکے جی میں آیا
کہ خرامِ عاشقاں تک وہ کبھی خرام کرتے

مجھے دیکھتے ہی بولے کہ یہ کون بے ادب ہے
وہ بھلا سلام لیتے وہ بھلا کلام کرتے

ہمیں کیا بھلا ٹھکانا رہِ شوق کی درازی
کہ تمھیں اگر نہ پاتے سفرِ دوام کرتے

جسے کہتے ہیں اہنسا اک اصولِ خودکشی تھا
عمل اُس پہ کوئی کرتا نہ کبھی عوام کرتے

از شوکت بمبئی

چلو جان دے کے حسرت ہوئی خوب تم سے فرصت
وہ کبھی نہ تم سے ملتے نہ پیامِ صبح و شام کرتے

۲۰ فروری ۲۴ء

۲۶ فروری ۲۴ء

نہ صورت کہیں شادمانی کی دیکھی
بہت سیرِ دنیائے فانی کی دیکھی

مری چشمِ خونبار میں خوب رو کر
بہار آپنے گلفشانی کی دیکھی

تمنا نے اُس روئے زیبا کو دیکھا
کہ تصویرِ حسنِ جوانی کی دیکھی

عجب شوق سے دستِ ساقی میں ہم نے / صراحی مئے ارغوانی کی دیکھی
زہے رعبِ حُسن اُنکے در پر کسی نے / ضرورت نہ کچھ پاسبانی کی دیکھی
نہ تم سا خوش اخلاق پایا نہ ہم نے / کہیں شان یہ دل ستانی کی دیکھی
مجھے کرکے مایوس بولے وہ حسرت / "مسرت غمِ جاودانی کی دیکھی"

سیاست لاہور — ۱۱ر جولائی ۲۳ء

درد دل کی اُنھیں خبر نہ ہوئی / کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی
کوششیں ہم نے کیں ہزار مگر / عشق میں ایک معتبر نہ ہوئی
کر چکے ہم کو بے گناہ شہید / آپ کی آنکھ پھر بھی تر نہ ہوئی
نارسا آہِ عاشقاں وہ کہاں / دور اُن سے جو بے اثر نہ ہوئی
آئی بجھنے کو اپنی شمع حیات / شبِ غم کی مگر سحر نہ ہوئی
شب تھے ہم گرم نالہائے فراق / صبح اک آہِ سرد سر نہ ہوئی

۲۶ر فروری ۲۳ء

تم سے کیونکر وہ چھپ سکے حسرت / نگہِ شوق پردہ در نہ ہوئی؟!

محی الدین خاں جعفری بھوپال — ۱۲ر مئی ۲۴ء

باقی ہے جو کچھ خلش درد کبھو کی / ابتک یہ مرے دل میں نشانی ہے کسو کی
ارزانی مئے مشکیں ترے دور میں ساقی / ہر دل میں ہوس عام ہوئی جام و سبو کی
تڑپاتی ہے کیا کیا مجھے یاد آتی ہے جس دم / غیروں پہ نوازش وہ تری نرمئ خو کی
مقصد ہے جلانا کبھی اُسکو کبھی مجھکو / خاطر تجھے منظور ہے میری نہ عدو کی
آلائشِ ظاہر سے بری ہیں ترے درویش / کہتا ہے انھیں کون ضرورت ہے وضو کی
قائم ہے بہ یک حال مرے دردِ جگر میں / قدرت نہ شفا کی ہے نہ قوت ہے نمو کی

۳۱ر مارچ ۲۳ء

بیزار ہوں میں زخمِ دلِ زار سے حسرت / ابتک اُسے کیوں لیتی تمنا ہے رفو کی

گلزار سخن" پونہ — ۱۱ر جولائی ۲۴ء

ہولی

سو پہ رنگ نہ ڈار مراری — نتی کرت ہوں تمہاری

پنیا بھرن کا جاسے نہ دیہین
شیام بھرے پچکاری

تھر تھر کانپت لاجن حسرت — دیکھت ہیں نر ناری

ٹھمری

کہاں چھائے رہے گردھاری — اور ن جل سدھ بھول ہماری

رووت دھووت تلپھت بلکت
برہ کی رین گئی کٹ ساری

جیا جات برکھا رت حسرت — دیکھ دیکھ بدریا کاری

ترجمۂ قول حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

زاہر سفید آب رحمت چکد — ز سبز اہل دل را محبت چکد
سفید ابر یا کان دنیا بود — چو سبز آید از ذکر مولا بود

تضمین مطلع عراقیؒ

نہ کسی سے دشمنی ہے نہ کسی سے آشنائی — دو جہاں سے منہ کو موڑا تری یاد کیا لگائی
مجھے صوم سے ملا کچھ نہ نماز راس آئی — صنما رہ قلندر سزد ار بمن نمائی
کہ دراز و دور دیدم رہ و رسم پارسائی